

قیمت سالانہ تین روپے (۳ے)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے -

جلد ۴۶ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے - یکم فروری سنہ ۱۹۱۸ء | نمبر ۵

گلدستہ اخبار

جب جرمنوں کو دشمن کے ہوائی جہازوں کے حملہ کی امید ہوتی ہے تو وہ اسیروں کے گھروں میں روشنی ہونے دیتے ہیں گویا کہ وہ کارخانے ہیں مگر دوسرے گھروں میں روشنی نہیں ہونے دیتے

ماہ دسمبر میں ۲۲ جرمنی آبدوز کشتیاں صحیح سلامت واپس نہیں گئیں -

ماہ جنوری کے پہلے دس دنوں میں جرمنی کے ۵۰ ہوائی جہاز محاذ اٹلی پر نیچے اتار لئے گئے - دول متحدہ کا نقصان بہت ہی کم تھا -

ھنگری میں نئی کیبنیٹ تیار ہو گئی ہے - جسکا وزیر اعظم کاونٹ ویکرلی ہے -

آسٹریا کے کاونٹ زیرنین کی تقریر امریکہ کے پریزیڈنٹ مسٹر ولسن کے پاس پہونچگئی ہے جس سے جرمنی کو بڑا اندیشہ ہو گیا ہے -

یہ بھی خبر ہے کہ آسٹریا امریکہ کے ساتھ جداگانہ صلح کر لینے کا مشتاق ہے - مگر برلن کے خوف سے رکا ہوا ہے -

۲۴ جرمنی کو جو انگریزوں نے سنہاہم واقعہ جرمنی پر ہوائی یورش کی - اس سے وہاں بہت نقصان ہوا اور لوگ اس سے صلح کے لئے پکارتے ہیں -

ھفتہ ۱۹ جنوری میں دہلی کے اندر ۲۰۵ پیدائش ۱۷۴ اموات واقعہ ہوئیں -

کوئنس لنڈ واقعہ آسٹریلیا میں بڑا بھاری سیلاب آیا جس سے شہر بالکل تباہ ہو گیا ہے

چین میں بھی طاعون پھوٹ پڑا ہے حکام اس کے انسداد کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں

کراچی میں مکانات کا کرایہ بہت ہی بڑھ گیا ہے - اس کی تحقیقات کے لئے سندھ میں ایک کمیٹی بنی ہے -

سیلون میں سنکونا کی کاشت کی طرف بڑی توجہ دیجا رہی ہے -

نظام حیدرآباد کو شہنشاہ کی طرف سے "ڈی اگزلٹڈ ہائینس" کا خطاب عطا ہوا ہے جو آجتک کسی دیسی ریاست کو نہیں ملا -

فورمن کرسچین کالج لاہور میں ایک سوسائٹی قایم ہوئی ہے - جو چھاؤنی لاہور میں فوجی سپاہیوں کی خدمت کرے گی -

اس سوسائٹی نے گزشتہ دسمبر کے پہلے ہفتہ سے ہر سنیچر اور اتوار کو ان کے درمیان کام کرنا شروع کر دیا ہے -

جرمنی نے سوئٹزرلینڈ سے سامان جنگ لینے کا ٹھیکہ توڑ دیا ہے -

ھسپانیہ کے شہر بارسلونا میں سخت بدامنی کے سبب سے مارشل لا کا اعلان ہو گیا ہے -

۵ تاریخ کی خبر ہے کہ عربوں نے مدینے کے مشرق میں ایک ترکی باربرداری پر قبضہ کر لیا ہے -

تاربرقیات

آسٹریا ہنگری کی حالت

لنڈن ۲۷ جنوری - ایک نئی ہنگری کیبینٹ تیار ہو گئی ہے جسکا وزیر اعظم ویکرلی ہے - بوڈاپسٹ تار برقی کی خبر ہے کہ بادشاہ نے نئے گورنمنٹ پروگرام کو تسلیم کر لیا ہے - اور جس میں یہ درج ہے کہ ایک قومی ہنگری فوج تیار ہو - اور نیا آسٹرو ہنگرین تجارتی عہدنامہ کیا جائے

لنڈن ۲۷ جنوری - اسٹرڈم - کاونٹ کزرنن نے ایک اسٹریا کے سفیر کو کہا کہ اس کی پارلیمنٹ کی تقریر قبل ازیں کہ وہ پارلیمنٹ میں کیجائے امریکہ کے پریذیڈنٹ ولسن کے پاس بھیجی گئی ہے - اس اعلان سے سب لوگ لغزہ لگا رہے ہیں -

جرمن کے حامی اخبار کاونٹ کزرنن کے اس طرز عمل سے جو وہ امریکہ کے ساتھ رکھتا ہے ناراض ہیں - اور کہتے ہیں کہ اس میں جرمنی فوائد معرض خطر میں ہیں

لنڈن ۲۷ جنوری - مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار مقیمی واشنگٹن کہتا ہے کہ سرکاری حلقوں میں بخوبی معلوم ہے کہ آسٹریا امریکہ کے ساتھ جداگانہ صلح کر لینے کا مشتاق ہے مگر برلن کے خوف سے رکا ہوا ہے

آسٹریا جانتا ہے کہ جنگ کے بعد اسکا دیوالہ نکلنے والا ہے - اور اسکو مالی امداد کی صرف وال سٹریٹ ہی سے ملنے کی توقع ہے علاوہ ازیں اصل رقوم جو آسٹریا کے تارک الوطنوں نے ہر گھر بھیجی ہیں وہ ایک مد ہے جسکو آسٹریا محفوظ رکھنا چاہتا ہے -

اٹلی اور انگلستان کے درمیان سمجھوتہ

لنڈن ۲۸ جنوری - اطالوی وزیر اعظم نے لنڈن میں ایک گفتگو کی اثنا میں کہا کہ مسٹر لائڈ جارج مسٹر بالفور اور لارڈ رابرٹ سیسل کے ساتھ جو اس کی کانفرنسیں ہوئی ہیں اس کے نتائج عمدہ ہیں - وہ سب اصول اور طریقوں تمام اہل پولیٹیکل معاملات پر اتفاق رکھتے ہیں - بعض اطالوی اخباروں نے اُن اشارات سے جو مسٹر لائڈ جارج نے آسٹریہ کے حق میں کئے ہیں ناامیدی ظاہر کی ہے - مگر برٹش اور اٹالین گورنمنٹوں کے درمیان غلط فہمی کا شائبہ تک بھی پایا نہیں جاتا

سگنور اورلینڈو نے اٹلی میں برطانوی موجودگی کی داد دیتے ہوئے کہا کہ ایک برٹش ایمبولنس نے پیاد کے دریا پر میرے ایک زخمی بیٹے کو بچا لیا - اطالوی محاذ پر پرنس آف ویلز کی موجودگی نے اہل اٹلی پر بڑا بھاری اثر پیدا کر دیا ہے - سگنور اورلینڈو نے اقرار کیا کہ کیپرٹو کی بدامنی کے بعد میرا حوصلہ بہت ہی پست ہو گیا تھا مگر اطالوی فوج کی بہادری اور برٹش اور برٹش فوجوں کی امداد نے مساوات پوری کر دی سگنور اورلینڈو نے پیشینگوئی کی ہے کہ دشمن کا آئندہ جارحانہ حملہ اطالوی محاذ پر ہوگا -

دشمن کی آئندہ کوششیں

لنڈن ۲۸ جنوری - واشنگٹن - سکرٹری آف وار مسٹر بیکر نے اپنے ہفتہ وار جنگی تفتانی میں کہا ہے کہ موسم بہار کا وقت آ رہا ہے کہ دشمن مغرب میں فیصلہ کن زور لگانے کی کوشش کریگا - تو اسباب پر مزید زور دینا چاہیئے کہ وہ وسیع پیمانہ پر صرف فوجی حملوں ہی سے متعلق ہوگا - گذشتہ چند روز میں دشمن کی تمام آبدوز کشتیاں اپنے ملکی بندرگاہوں میں بلائی گئی ہیں تاکہ ان کو از سر نو تیار کریں اور ایک طاقتور آبدوز کشتیوں کا جارحانہ حملہ ہمارے آمدورفت کے اس خط پر کیا جائے گا جو ہمارے اور فرانس کے درمیان ہے - تاکہ فوجیں سامان جنگ بھیجے جاتے ہیں اور اتحادیوں کو جو خوراک بہم پہنچتی ہے اس میں وہ خلل اندازی کرے

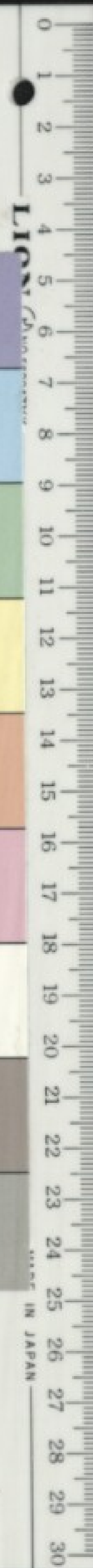
بہت جلد ضرورت ہے

اگر کسی صاحب کو ایک ہمارے لائق مسیحی نوجوان سے جو ابھی بصرہ سے واپس آیا ہے اور جس نے مدرس - لوکل پریچر - بک سیلر - کمپونیر - ڈرل ماسٹر - کرکٹ منیجر - بورڈنگ ماسٹر منشی - ایجنٹ - کلرک - ریلوے گارڈ اور ہیڈ ماسٹر کی خدمات کی ہوئی ہیں - خدمت کروانی منظور ہو تو اس ہر فن مولا - راگی دینی شاعر کی بابت جو نیز جونیئر ٹرینڈ ورنیکولر ٹیچر - لوکل پریچر ہیڈ ماسٹر ہے مسٹر ایل - سی - پال پینٹنز دیوان رتن چند گارڈن لاہور سے خط و کتابت کریں -

---

جرمنی میں دریائے رائین اور ناہے میں سخت طغیانی آ گئی ہے -

نجے - ہیڈ ماسٹر اپر پرائمری سکول -



ایڈیٹوریل نوٹس

خُدا تعالیٰ انسان کی مملکت میں حکمرانی کرتا ہے

اس جنگ عظیم میں جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں معدوم ہے۔ اگر ہم یہ نہ جانیں اور یقین نہ کریں کہ خدا حکمرانی کرتا ہے تو ہم بے دل ہو جائیں گے۔ خُدا بالفعل اس دنیا میں حکومت کرتا ہے۔ اُس نے یہ نہیں کیا کہ دنیا کو پیدا کر کے بنی آدم کو اس میں آباد کر دیا۔ اور بس آپ اس کو چھوڑ کر علیحدہ ہو گیا۔ حال ہی کے واقعات جو صفحۂ تاریخ میں درج ہو چکے ہیں اس امر کو ثابت کرتے ہیں کہ ہر ایک انسانی حکومت محض انسانی مطلق حکومت کے خطرات اور نقصانات سے پُر ہے اور اگرچہ یہ حکومتیں مطلق العنان بادشاہوں کے ماتحت جابرانہ حکمرانی میں بڑھتی اور فروغ پاتی جائیں تو بھی اُن کے درمیان ایک حکومت ہے جس میں کوئی نقص یا عیب نہیں ہے۔ اور وہ خدا کی حکومت ہے۔ یہودی سلطنت جو اُس میں بادشاہ مقرر کئے جانے سے پیشتر تھی مطلقاً اور خالص الٰہی سلطنت تھی۔ خدا نے بنی اسرائیل کو شریعت دی تھی۔ اور اُن کے درمیان رہنما مقرر کئے تھے جو الٰہی ہدایات اور اشارات پر چلتے تھے۔ لیکن جب انہوں نے بادشاہ مانگا تو خدا ان سے ناراض ہو گیا۔ کیونکہ اس طرح انہوں نے الٰہی حکومت کو ناچیز اور غیر مکتفی سمجھا تھا۔ مگر پھر بھی اگرچہ خدا نے اُن کی درخواست کے مطابق اُنہیں بادشاہ عطا فرمایا تو بھی وہ اُن کے درمیان سلطنت کرتا رہا۔ وہ خود اُن میں تخت نشین تھا۔ فرعون مصر کا بادشاہ تھا۔ مگر وہ کہتا تھا کہ وہ خداوند کون ہے؟ لیکن ایک روز اُس کو معلوم ہو گیا کہ "خدا تعالیٰ انسان کی مملکت میں حکمرانی کرتا ہے"۔

اس موجودہ جنگ عظیم میں بے شک جرمن نے خوف خدا کو تلانجلی دے دی اور انصاف اور راستبازی کو بالائے طاق رکھ دیا۔ بے شمار بے گناہ مستورات اور معصوم بچوں کو تلوار کے گھاٹ اتارا۔ لاکھوں کو بے سروسامان اور خانمان کر دیا۔ کروڑوں آدمیوں کا خون میدان جنگ میں پانی کی طرح بہا دیا۔ تو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا کا انصاف کرنے والا انصاف کریگا۔ اور ایک روز جرمن جان جائے گا کہ "خدا تعالیٰ انسان کی مملکت میں حکمرانی کرتا ہے"۔ اگر ہماری قوم اُس کے کلام کے مطابق عمل نہیں کرتی اور اُس کے سبتوں کو پاک نہیں رکھتی۔ اور اپنی دل کی ہیکلوں میں اُس کو تخت نشین نہیں کرتی تو خدا اُن کو اپنے ہی طریقہ سے سزا دیگا۔ اور ساتھ ہی اُس کے ہر غاصب اور جابر کو بھی بے سزا نہ چھوڑ دے گا۔ جنگ کے تمام نتیجے اور تجاویز خدا کی پروردگاری سے بری ہرگز نہیں رہ سکتے۔

اگر خدا انسان کی مملکت میں "حکمرانی" نہ کرتا ہوتا تو انسان انسان ہی کے ہاتھوں صفحۂ زمین پر سے نیست و نابود ہو جاتا۔ امریکہ کے سابق پریذیڈنٹ تھیوڈور کا بیان ہے کہ اگر خدا کل پر حکمران نہ ہوتا تو بنی نوع انسان دنیا میں قائم نہ رہ سکتے۔ بنی نوع انسان اپنے ہی آپ کو ہلاک کر ڈالتے۔ انسان ہر ایک کے لئے نہ صرف بہت زیادہ مہلک ہوتے بہ نسبت اس کے کہ دوسری قسم کے جانور اپنی ہی قسم کے جانوروں کے لئے مہلک ہیں۔ مگر وہ ہزار گنا زیادہ ہیں۔ بہ نسبت اس کے ایک قسم کے جانور دوسری قسم کے جانوروں کے لئے مہلک ہیں؟ ہماری زندگیاں خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ نہ کہ اُس نے بنی آدم کو دی ہے۔ اور خدا دنیا کا اخلاقی حاکم ہے۔ جابرانہ حکومت خواہ کتنا ہی پھلتی پھولتی رہے۔ لیکن آخرکار دنیا کا انصاف کرنے والا انصاف کرے گا۔ اور دنیا جانے گی کہ "خدا تعالیٰ انسانی مملکت میں حکمرانی کرتا ہے"۔

آسمانی راہنما قاعدہ ہے کہ جب کبھی ہم پر دکھ مصیبت آتی ہے اور ہمارے مخالف ہر طرف سے ہمیں گھیر کر بہیر و باؤ ڈالتے اور ہمارے نقصان کے درپے ہوتے ہیں تو ہم پریشان ہو جاتے اور بڑی بڑی تجاویز اُن کے مقابلہ کے لئے سوچنے اور اُن پر بھروسہ کرنے لگ جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں دیکھا گیا ہے کہ تسلی اور مدد کی بجائے بے سروسامانی اور پریشانی اور مایوسی اور زیادہ بڑھتی جاتی ہیں۔ اور دل کو کبھی قرار نہیں ہوتا۔ لیکن اگر برعکس اس کے ہم خدا کی طرف دیکھیں اور اپنی ساری فکریں اس پر ڈال دیں اور نیک نیتی اور ایمان کے ساتھ اُس سے اُس کی مرضی کے مطابق مدد مانگیں تو پھر خدا کی طرف سے بڑے بڑے انکشافات ہوتے۔ بڑی بھاری امدادیں ایسا کہ جنکا ہمیں کبھی خیال گمان بھی نہ تھا۔ اور اُس سے بڑی خوشی اور شکرگزاری اور ایمان پیدا ہوتے ہیں۔ ہمارے ترددات اور تفکرات کے لئے خدا کے ہم پر احسان کرنے اور ہمارے ساتھ بھلائی کرنے کا موقعہ ہوتے ہیں۔ ہماری مصائب کے تیرہ و تار بادل کینوس یا تصویر اتارنے کا کپڑا بنجاتے ہیں۔ اور اُس کی یہی خوشی ہے کہ وہ اس کینوس پر اپنی مرضی اور حسین سلوک کی عمدہ سے عمدہ تصویریں اتارے۔ بے شک ہمارے

خیالات اور تجربات یشوعہ کے خیالات اور تجربات کی طرح محدود ہوتے ہیں۔ یشوعہ کو صرف دو ہی جانب کا خیال تھا یعنی ایک اپنی اور دوسری اپنے دشمن کی جانب کا۔ اُس کو تیسری جانب کا خیال نہ تھا۔ اس لئے وہ بڑی فکر کی حالت میں تھا۔ اسی سوچ بچار اور تردد کی حالت میں "خداوند کے لشکر کا سردار" آموجود ہوا۔ یہ وہ فوج تھی جو دونوں جانبوں میں سے کسی جانب کی نہ تھی۔ یہ وہ فوج تھی جس سے یشوعہ کے دشمنوں پر فتح پایا تھا۔ اور اپنی قوم کے لئے زمین کنعان سر کرنا تھا۔ اسی قسم کا نظارہ ہمارے سامنے اس وقت آجاتا ہے جبکہ ہم اپنے روحانی یا جسمانی دشمنوں سے محصور ہوتے اور سخت زغہ میں آجاتے ہیں لیکن جب ایسے موقعہ پر خدا کی طرف اپنی آنکھ اُٹھاتے اور اُسی کی جانب بھروسہ کے ساتھ اپنی آواز بلند کرتے ہیں تو خدا کے فرشتے مدد کے لئے آموجود ہوتے ہیں۔ خواہ وہ ہمیں دکھائی دیں یا نہ دیں یہ اور بات ہے۔ بہر صورت وہ کسی نہ کسی طرح ہماری مدد ضرور کرتا ہے۔ اور پوری پوری مدد کرتا ہے۔ اُس وقت ہماری آنکھیں کھل جاتی ہیں اور ہم اپنی مصائب کے پہاڑوں کو بے شمار ایدا کے آتشی گھوڑوں اور رتھوں سے بھرا ہوا دیکھتے ہیں۔ خداوند یسوع جو خدا کے لشکر کا سردار ہے۔ ہماری کمک کے لئے فوراً آجاتا ہے اور تمام روحانی اور جسمانی بلیات اور آلام سے رہائی دے کر ہمیں فتح کی طرح گشت کرواتا ہے تردد اور پریشانی کی حالت میں ہمیں صرف یہ کرنا چاہئے کہ ہم خداوند سے پوچھیں "اے خداوند تو کیا چاہتا ہے کہ میں کروں؟" اور ایسی حالت میں صبر اور برداشت سے اور پورے بھروسے اور امید سے کام لینا چاہئے۔ سچ ہے۔ ایک رب ضرور تھا چاہیئے۔ سب چنگے انگو عطا ۔

ڈراپ سین

ہمارے ایک معزز اور لائق فائق اور عاشق سنیاسی مشن نامہ نگار جو اپنے آپ "بھارتی متلاشی" کے نام سے موسوم کرتے ہیں عنوان بالا کے نیچے لکھتے ہیں کہ گذشتہ سال تو نورافشاں کے چند مضامین کے سبب جو بعنوان "سنیاسی مشن" شائع ہوتے رہے ہیں ایک عجیب تہلکہ مچ گیا تھا۔ جدھر دیکھو اُدھر اسی مضمون پر عجیب حیرت اور تعجب سے گفتگو ہوتی تھی کہ "یہ کیسی نئی تعلیم ہے" "اور کس نئی مے کے نشے کی خمار ہے۔ کہ آگرے سے اور ملک بھارت مدرس ہمارے مرکش دواتا ماحری ناتھ کو تران کرتا مانتے ہیں" اور بھارت کے اکثر علماء و فضلاء وکلاء و رؤسا طلباء و اساتذہ۔ راجہ مہاراجہ۔ حرکت و برکت اس منڈلی میں منڈ گئے ہیں۔ اور سیوک ہو گئے ہیں۔ کہاں تو بھارتی جی کا یہ دعویٰ کہ "ہمارے ایکٹرس سج دھج کر اب نقاب اُٹھا کر سٹیج پر آکھڑے ہوئے ہیں" اور کہاں پھر یہ ڈراپ سین کر دیا۔ یہ کیسا عجیب و نرالا ڈرامہ ہے۔ جب پردہ ہی اُٹھا کر آ کھڑے ہوئے تھے تو کچھ تو کہتے سنتے اور اپنی آراستگی اور پیراستگی۔ بناؤ سنگار تو دکھاتے مگر یہ نرالا ڈھنگ اسی سٹیج کا دیکھا کہ ناظرین تو انتظار ہی انتظار میں رہ گئے۔ اور وہاں ڈراپ سین بھی ہو گیا۔ "چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیرا پاکھ ہے" بھارتی جی بھی عید کے چاند ہو گئے۔ کہ لوگ ٹیلوں پر سے پہاڑیوں پر سے نظر پھینکتے ہیں۔ اور صدہا کوششیں کرتے ہیں کہ اور نہ سہی بھارتی جی ہی کہیں دکھائی دے جائیں۔ مگر کہاں اُن کے نام و نشاں۔ نشست گاہ و مکان کسی کا پتہ تک بھی نہ ملا۔ جس سے پوچھو وہی کہہ اُٹھتا ہے کہ "تم کون ہو میاں کہاں کے۔ یہ کس دین یا دنیا کے ہو۔" لوگ راہ دیکھتے دیکھتے تھک گئے۔ کہ نربھیا نند جی اب بھی تیسری گھنٹی بجا دیں۔ پردہ اٹھا دیں۔ کم از کم جھانک ہی لو دیں۔ مگر بابا آدم نرگنٹا باجے۔ وہاں تو بالکل ہی سناٹا ہو گیا۔ یہ تو وہی مثل ہوئی کہ نام بڑے اور درشن تھوڑے۔ پہلے تو آپ نربھے ہو کر کہنے لگے کہ اب ہم بھی سج دھج کر پردہ اٹھاتے ہیں اور سٹیج پر کھڑے ہوتے ہیں۔ مگر جب ناظرین کی آنکھوں کے بیچ کو دیکھا تو ایسے بےحیثیت ہوئے کہ ایلیاہ کی طرح بھاگ ہی جا چھپے۔ اب تو بہت دیر ہو گئی کوئی ایسا سین یا درشن تو دکھاؤ کہ مخالفین اور دشمنوں کی آنکھیں آپ کے تجسوی (جلالی) روپ سے چندھیا جائیں۔ اور اُن کے منہ بند ہو جائیں جنہوں نے آپ کے پیچھے ڈنکے کی چوٹ پر یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ دیکھو عیسائیوں نے اب دھوکا دینے کا کیسا نرالا سوانگ اور روپ دھارن کیا ہے۔ کہ ہندو سنیاسیوں کی نقل کرنے لگے ہیں۔ تاکہ لوگوں کو ٹھگیں اور مونڈیں۔ کیسا ہی اچھا ہو کہ یہ لوگ اس ڈرامہ کے ایکٹروں اور اُن کے اس نرالے تیجے (تماشہ) کو پرتکشیہ دیکھ لیں تو سب شک و شبہ دور و دفع ہو جائے اور بھارتی اسم بامسمیٰ "نربھے" دکھائی دیں۔

اس پر ہمارا نیویدن

ہمارا بھی یہی نیویدن بھارتی جی سے ہے کہ اس قدر مدت مدید کا ڈراپ سین نہ صرف ڈرامہ کے دیکھنے والوں کو مایوس ہی بناتا ہے۔ بلکہ عوام الناس کے اندر شکوک اور مخالفت کی آگ بھڑکاتا ہے۔ جہاں سنیاسی مشن کے خلاف انگریزی اخبار دل ہیں اور عوام الناس میں بہت سی چہ میگوئیاں



اور بحث مباحثہ اور مخالفت ہو چکی ہے۔ بھلاں آپ کی اور آپ کی مشن کی یہ خاموشی اُن کے لئے سونے پر سوہاگے کا کام دے رہی ہے۔ آپ کی جس قدر تحریرات اس اخبار میں شائع ہو چکی ہیں۔ اُن سب کی صداقت اور صحت پر پانی پھرتا جا رہا ہے۔ نہ جیاتنہ جی نہ بیٹھے ہو جائیے۔ اور وہ کچھ کر دکھایئے جو آپ اپنے قلم سے لکھتے رہے۔ ورنہ وہی مثل صادق آئے گی کہ جو اُٹھا شعلہ بھبھوکا آخر کو راکھ ہے۔ چاردن کی چاندنی اور پھر اندھیرا پاکھ ہے۔" اُٹھے تو ایسے جوش و خروش سے کہ سب کی آنکھیں آپ کی طرف لگ گئیں تھیں۔ اور جو روپوش ہوئے تو اپنی ہستی ہی کے امکان کو غیر ممکن ثابت کر دیا۔ نہیں نہیں ہمیں تو یقین ہے۔ کہ کسی نہ کسی روز ضرور آپ کے درشن نہ صرف کاغذی بلکہ مجسمہ درشن بھی ہونگے ضرور کسی نہ کسی مصلحت سے یہ خاموشی اختیار کی گئی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ بھارتی جی اس تھوڑے کو بہت سمجھ کر ضرور نقاب چہرہ پر سے اُتار کر دیدار دینگے اور منتظرین کی بے قراری اور اشتیاق کا علاج کر دیں گے۔

مسیحی میلہ } ایک ناظر صاحب جنہوں نے اس میلہ کی کیفیت بچشم خود دیکھی ہے حسب ذیل رقمطراز ہیں۔

ماہ رواں (یعنی جنوری) کی ۲۰ تاریخ کو شہر اکبر آباد میں ایک مسیحی میلہ منعقد ہوا اس کے سرپرست جناب محترم و مکرم مسٹر موہن و مسٹر کرجی و دیگر معزز اور عالیشان مسیحی اصحاب تھے۔ آپ کی بے انتہا جد و جہد اور غائت درجہ کی کوششوں اور مساعی کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسیحیوں کی وہ صورتیں جو شاذ و نادر چھٹے چھماسے کیا بلکہ مدتوں نظر نہ آتی تھیں۔ وہ بھی اس موقعہ پر اپنی تشریف آوری اور جلوہ گری سے میلہ کی رونق دوچند کر رہی تھیں۔ یہ خیال فرمایئے کہ کہاں سی۔ ایم۔ ایس کا اکھاڑہ کہاں بی۔ ایم۔ ایس کا حماؤ۔ اور کہاں میتھوڈسٹ کا پڑاؤ۔ کہ فاصلہ کے لحاظ سے ایک دوسرے سے قطب شمالی اور قطب جنوبی کی دوری پر ہیں۔ مگر اس موقعہ پر سب باہم متحد اور یک رنگ نظر آتے تھے۔ جلسہ کی افتتاح عبادت کے ساتھ ہوئی۔ مگر افسوس بعض کو تو عبادت کے نام سے سانپ سونگھ گیا۔ کاٹو تو بدن میں خون نہیں ...... گویا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پروگرام میں یہ ایک آئیٹم رسمی طور پر گھونس دیا گیا تھا۔ مگر جیسے پروگرام کی دیگر کاروائیوں پر جس ذوق شوق سے۔ جوش و خروش سے۔ گرمجوشی اور تن دہی کے ساتھ توجہ دی گئی تھی اُس پر بھی ایک نظر ڈالدی جاتی تو رونق کے کم ہو جانے کا احتمال نہ تھا۔ مگر خیر جنجال ہی تو ہے۔ ایسا ہو ہی جاتا ہے۔ عبادت کے بعد تو گُڑ پر مکھیوں جیسا جماؤ ہونے لگ پڑا۔ جدھر دیکھئے اُدھر عجیب سماں نظر آتا تھا۔ جا بجا انواع و اقسام کی اشیا کی دوکانیں آراستہ اور پیراستہ تھیں۔ جہاں بغیر پیسے کے کوئی بات بھی نہ کرتا تھا۔ وہاں گویا آپ کی چنداں ضرورت نہ تھی مگر آپکے پیسے کی۔ ہاں اس میں ایک خاص مدعا اور مقصد مد نظر تھا۔ کہ اس کی آمدنی کا ایک حصہ کثیر تو آور ڈے فنڈ میں آگرہ کے مسیحیوں کی طرف سے ارسال کیا جاسکے۔ اور کچھ حصہ غربا کی امداد کے لئے غرض ہر مطمح نظر سیاسی پاک اور نصب العین کیسا ہی مبارک تھا۔ کاشکہ ایسے میلوں کا سلسلہ جاری رہے کہ سال میں دو مرتبہ نہیں تو ایک مرتبہ تو ضرور ہی ایسا مجمع ہوا کرے۔ کہ اُن کے ذریعہ سے مسیحیوں کے درمیان اتحاد اور رفاقت اور یگانگت اور میل جول کی روح زیادہ تر پیدا کی جایا کرے۔ اور مسیحی کلیسیا کو رونق اور فروغ حاصل ہو۔ اور ہمارے بھائی اہل ہنود و اہل اسلام پر مسیحیوں کی اتحاد اور جمہور کی شان و سطوت کا سکہ جم جائے۔

اتحادیوں کے ساتھ جاپانی اتحاد } جاپانی وزیر اعظم کاونٹ ٹیرا اوچی نے حال ہی میں ٹوکیو کے ہاؤس آف پیرز میں تقریر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ اتحادیوں کے ساتھ جاپان کی پوری وفاداری ہے۔ جن کے ساتھ اُس کے تعلقات برابر مستحکم ہوتے رہے ہیں۔ جاپان نے اتحادیوں کے اس عزم بالجزم میں بلا کم و کاست پورا پورا حصہ لیا ہے کہ تلوار اُس وقت تک میان میں نہ کیجائے جب تک کہ قابل احترام صلح عمل میں نہ آجائے۔ جاپان کو اس سے بڑا فکر اور تردد ہے کہ روس کی اندرونی بدامنی اُس کے بعید مشرق مقبوضات پر پھیلتی جاری ہے۔ اُس نے کہا کہ "دنیا کے اس حصہ کے امن کا جاپان اپنے آپ کو ذمہ وار سمجھتا ہے۔ اور اگر اس حصہ میں کسی قسم کا خطرہ نظر آیا تو مناسب ارتکاب کرنے میں جاپان کسی قسم کا پس و پیش نہ کرے گا۔ مقاصد جنگ حاصل کرنے کی غرض سے جاپان نے فوجی اور محکمہ جہازرانی کے متعلق ہر ممکن کوشش کی ہے۔ جس کو اتحادیوں کے لوگوں اور سلطنتوں نے بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔" اُس نے یہ بھی کہا کہ برطانیہ کے ساتھ جو اتحاد ہے وہ جاپان کی پالیسی کی اصل بنیاد ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ اتحاد

ہی وہ وجہ تھی جس کے سبب سے جاپان نے جنگ میں حصہ لیا ہے۔ اور یہ اتحاد زیادہ استحکام کے ساتھ پیوستہ اور زیادہ قریبی ہوگیا ہے۔ اسکو یہ بھی پورا پورا یقین ہے کہ یہی اتحاد جنگ کے بعد بھی ان ہر دو قوموں کا راہنمائی اصول ہوگا۔

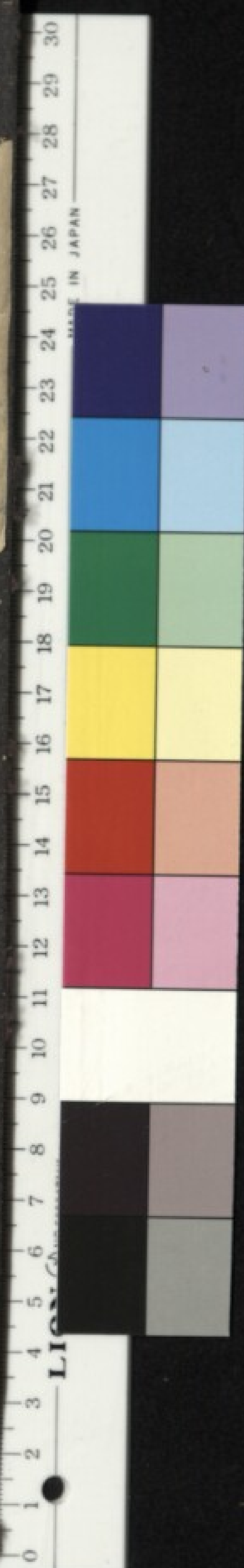
مسٹر ولسن کی چودہ شرائط کا جواب جرمنوں کیطرف سے

جرمن چانسلر کاونٹ ہرٹلنگ نے جرمن پارلیمنٹ کی بڑی کمیٹی کے روبرو حال ہی میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر ولسن کی چودہ باتوں کا جنکا ذکر ہم کسی گذشتہ پرچے میں کرچکے ہیں حسب ذیل جواب دیا ہے۔

پہلی بات کی بابت وہ کہتا ہے کہ "ہم اس تجویز کو قبول کرلینے پر تیار ہیں"۔ دوسری بات کی بابت یہ کہ "ہم نے اس پر حال ہی میں عملدرآمد کیا ہے"۔ تیسرے "ہمیں اس سے پورا اتفاق ہے"۔ چوتھی بات کی بابت اس نے طویل بیان کیا۔ پانچویں مسٹر ولسن کے اصول کا عملی احساس مشکلات کا سامنا کریگا۔ یہ انگلستان پر ہی چھوڑنا چاہیے کہ وہ اس تجویز کے ساتھ کیا کریگا۔ دنیا کی نوآبادیات کی از سر نو ترکیب پر مناسب وقت پر بحث و مباحثہ ہوگا" چھٹی بات۔ اب چونکہ دول متحدہ نے صلح کی خط و خطاوکتابت میں شریک ہونے سے انکار کردیا ہے اس لئے میں بالضرور اس معاملہ میں دخل دینے سے انکار کرونگا۔ ہم ان سوالات پر غور و فکر کر رہے ہیں جنکا تعلق صرف روس اور وسطی طاقتوں سے ہے"۔ ساتویں بلجیم کا سوال ان سوالات سے متعلق ہے جن کی تفصیل صلح کی بابت غور و پرداخت کرتے وقت معین ہوگی"۔ آٹھویں فرانس کا وہ حصہ جس پر ہم نے قبضہ کرلیا ہے ہمارے ہاتھوں میں ایک بیش قیمت رہن یا گرو ہے جیسا بلجیم کے بارے میں ہے۔ ویسا ہی اس بارہ میں بھی دباؤ کے ساتھ ملک اپنے سے ملحق کرلینا سرکاری جرمن پالیسی کا حصہ نہیں ہے"۔ مفتوحہ مقامات کو خالی کردینے کی شرائط جو جرمنی کے خاص فوائد کو بالضرور مد نظر رکھیں گی۔ وہ جرمنی اور فرانس کے درمیان فیصل ہونگی۔ شاہی علاقہ کی علیحدگی کا کوئی بھی سوال نہیں ہو سکتا ۔ ۔ ۔ ۔" نویں دسویں اور گیارھویں شرائط کا تعلق خصوصاً آسٹریا ہنگری کے ساتھ ہے۔ اور بارھویں شرط کا علاقہ ٹرکی کے ساتھ ہے۔ اور پہلے تو جواب ان کے اپنے اپنے بیانات پر منحصر ہے۔ مگر جرمنی ان کی ہر صورت سے حمایت کریگا۔ ٹرکی کی سالمی اور قسطنطنیہ کی محافظت جن کے ساتھ سٹریٹیں (آبناؤں) کا سوال زیادہ نزدیکی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے وہ جرمن فوائد کے لئے اہم اور لازمی ہیں"۔ تیرھویں بات کی بابت یہ کہ سلطنت ہائے متوسط نے زار کی حکومت سے پولنڈ کو آزاد کردیا ہے۔ اس لئے اُنکا حق ہے کہ وہ پولنڈ کی آئندہ ترکیب کا فیصلہ کریں۔ چودھویں جب تمام دیگر سوالات کا فیصلہ ہو جائیگا تو شاہی سلطنت لوگوں کی لیگ کی بنا پر بحث کرنے کو تیار ہونگے"۔ مسٹر لائڈ جارج اور مسٹر ولسن کی تجاویز میں رجانسلر مذکور نے کہا صلح کے بعض اصول ایسے ہیں جنکو جرمنی تسلیم کرتا ہے اور جو صلح کی بابت بات چیت شروع کرنے کے لئے ابتدائی مراحل اور مقصد ہے مگر ان کی پختہ تجاویز اطمینان بخش نہیں ہیں۔ ہمارے دشمن جرمنی کو برباد کرنا نہیں چاہتے مگر اپنے مخالف کے علاقہ پر حریص نظر تو ڈالتے ہیں"۔

جرمن اور آسٹریا کے درمیان کشیدگی

براہ لنڈن ۲۸ جنوری کی خبر ہے کہ پروشین لوئر ہاؤس میں اثنا بحث میں جو سٹیٹ آفیشیلس کی پولٹیکل سرگرمی کے بارے میں ہوئی تھی سوشیالسٹ ہر ہافمن نے اس بے اتفاقی کی بابت جو جرمنی کے خلاف پھیل رہی ہے اقتباسی طور پر کہا ہے کہ ہم جبکہ آسٹریا میں ہیں ایک حادثہ عظیم سے دس منٹ کے اندر ہیں۔ لوگ جنگ میں دھکیلے جاتے ہوئے تھک گئے ہیں اگر تم ہماری مشورت کی پرواہ نہ کرو گے تو جو کچھ واقعہ ہوگا اسکی ہر ایک بات کے تم ذمہ وار ہو۔ ہم تم کو بارھویں گھنٹے پر آگاہ کئے دیتے ہیں"۔ ۲۶ تاریخ کی خبر لنڈن سے ہے۔ کہ گذشتہ ہفتہ کے متفرق حوادث سے جرمنی اور آسٹریا کے درمیان جو مدت سے کشمکش چلی آتی ہے اس میں آگ پر تیل ڈالنے کا اثر پیدا ہوگیا ہے جرمنی کے معاملات پر آزاد آسٹریوی رایوں سے کاونٹ کزیرنن نے جو سوشیالسٹوں سے وعدے کئے ان سے اور کاونٹ کزیرنن کی تقریر سے جو کل اس نے کی اس کے عام مصالحتی لہجے ان جرمن حکمران حلقوں سے ناراضگی پیدا ہوگئی ہے جنکا اختیار اخبارات پر ہے۔ اسلئے جرمن اخبارات غیر معمولی تیزی اور ناموزوں طور پر حاشیے چڑھاتے ہیں۔ دوسری جانب صلح کے بارے میں آسٹریا کی بیقراری ناقابل اعتراض ہے۔ آسٹریوی لبرل اور سوشیالسٹ رائے جو بڑی طاقتور ہے جرمنی کے گستاخانہ لہجہ اور غیر رفع زاد باہمی کے طرز عمل سے جس کے سبب سے صلح کی بابت گفتگو ناممکن ہو رہی ہے۔ اور جس سے جنگ کرنے میں اتحادیوں کے مصمم ارادہ کی تقویت ہوتی ہے بہت نفرت اور حقارت ظاہر کرتی ہے۔



(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں)

کوودولی میں بڑا دن

(مرقومہ از مس ایم۔ ایل۔ بگاؤتھے۔)

مہینوں سے ہمارے مسیحی بھائی سکنہ کوودولی بڑے دن کی تیاریاں کر رہے تھے۔ ہم دعا کر رہے تھے اور امیدوار تھے کہ سادھو سندر سنگھ صاحب ہماری کانفرنس میں تین دن تک تشریف رکھیں۔ سادھو سندر سنگھ ہندوستان کے مقدسین میں سے ایک ہیں۔ وہ شمال ہند کے مسیحی ہیں۔ وہ سادھو اس وجہ سے ہوئے تھے کہ انہوں نے خیال کیا تھا کہ اس طرح سے اس کے نام کی خدمت اپنے لوگوں میں عمدگی کے ساتھ کر سکیں گے۔ یہ سادھو صاحب موصوف تبت میں اور سرحد پر خدمت کرتے ہیں۔ مگر موسم سرما میں وہ وہاں نہیں رہ سکتے۔ اس لئے وہ ہندوستان کے دیگر حصص میں سفر کیا کرتے ہیں۔ ان کا نام "شیدائے صلیب" ہے۔ یہ نام ان کے نہایت موزوں اور حسب حال ہے۔

ہماری کوودولی کلیسیا نے اس کانفرنس کے اخراجات کے لئے چندہ جمع کیا۔ اور انہوں نے ایک کمیٹی مرتب کی اور دیہاتی مسیحیوں کی خاطر تواضع کا انتظام کیا۔ بڑے دن سے پہلے ہمارے تیس گاؤں میں سے ہر ایک کو دعوت دی گئی اور مسیحیوں کو ان تین دنوں کی کانفرنس میں آنے کی دعوت دی گئی۔

اگرچہ یہ موقعہ فصل کا وسط تھا اور پلیگ کی وجہ بہت سے دیہاتی شہر کے باہر جھونپڑیوں میں رہتے تھے۔ تو بھی بڑے دن کے صبح کو ۱۳۰ دیہاتی حاضر ہو گئے تھے۔ کوودولی کی کلیسیا ان کی میزبان تھی ہر مہمان کے لئے پانی۔ لکڑی اور روشنی دیئے جانے کا سامان کر دیا گیا تھا۔ علاوہ ان کے دیہاتی مدرسوں کے ۱۲۳ طلباء بھی حاضر تھے۔

اتوار کی رات کو جو بڑے دن کی شام تھی اس پر سادھو جی بھی تشریف لے آئے جس محبت اور اعزاز سے کوودولی کے مسیحیوں نے ان کا خیر مقدم کیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستانی مسیحیوں کی نظر میں مسیحی سادھو کی کیسی قدر و منزلت ہے۔ اس شام کو سادھو جی نے مسیح کے کنواری مریم سے پیدا ہونے پر گفتگو کی۔ یہ تقریر سادہ مگر عجیب و غریب تھی۔ جو لوگ ان کی گفتگو سننے کے لئے آئے تھے وہ اس قدر بڑی تعداد میں آئے تھے کہ ان کی سمائی کسی مکان میں نہ ہو سکی۔ اس لئے چاندنی رات میں ہم نے وہ میٹنگ کھلے میدان میں کی اس رات تمام مسیحی بڑے دن کے گیت اور بھجن گاتے رہے اور سارے شہر میں گاتے بجاتے پھرتے رہے۔ اس کے بعد سادھو جی کے پاس گئے اور پھر بنگلہ پر چلے گئے۔

بڑے دن کے علی الصبح آنا شروع ہوئے اور تیسرے پہر تک ۱۹۲ آدمی حاضر ہو گئے۔ اس صبح کو سب سے پہلا کام سکول کا پروگرام تھا۔ جہاں وینیز نے ۱۲ اور ۱۲۳ مدرسہ کے طلباء کے گیت گا کر اور نقل کر کے پہلے بڑے دن کا قصہ سنایا۔ اس کے بعد سادھو جی نے بچوں کو درس دیا۔ پھر سکول کے بچوں نے اپنا کرسمس ڈینر کھایا۔ یہ ڈینر اور مدرسہ کے بچوں کو کھانا کھلانا بڑا دلکش کام تھا۔ پھر کو ۲ بجے سے ۷ بجے تک کلیسیا کا پروگرام تھا۔ سب سے پہلے نئے گرجے کے لئے سالانہ نذرانے لئے گئے۔ امسال جو نذرانے پیش کئے گئے۔ وہ بڑی بھاری مقدار کے تھے۔ لوگ اس وقت اناج انڈے۔ مرغی کے بچے۔ روپیہ اور نیشکر کے نذرانے لائے۔ جن کی کل قیمت ۳۸ روپیہ تھے۔ اس جماعت میں زمیندار اور مزدور شامل تھے۔ شہری لوگوں میں مرہٹہ اور دیگر ذاتوں کے آدمی مشتمل تھے۔ اور مرد اور عورتیں بھی اپنا اپنا نذرانہ لائے عورتوں میں وہ عورتیں تھیں جو دو سال سے ہر چندہ روزہ جلسوں میں آتی رہی تھیں۔ نذرانوں کے بعد سادھو جی نے پھر کلیسیا کو درس دیا۔ اس درس کے بعد ہر بچہ کو شیرینی دی گئی اور ہر ایک بالغ کو پیالہ پیالہ شیرینی دی گئی۔ اس شام کو کوودولی کلیسیا نے ۳۷۷ آدمیوں کو کھانا کھلایا۔ ان کے علاوہ ہر مسیحی کے گھر میں بہت سے مہمان بھی موجود تھے۔

شام کے وقت آٹھ بجے سادھو جی نے پھر تقریر کی۔ اس وقت حاضرین کی تعداد سہ پہر سے بہت زیادہ تھی۔ اس میٹنگ میں سینکڑوں شہری لوگ بھی شریک ہوئے اور ساری رات میٹنگ ہوتی رہی۔

بڑے دن کے بعد پھر دوسرے دن علی الصبح سادھو جی نے تقریر کی۔ اور باقی دن پھر متفرق گروہوں سے باہمی ملاقات ہوتی رہی۔ افرادی کاموں کے لئے وقت بالکل نہ تھا۔ اس لئے بہت سے لوگ سادھو جی کے ساتھ مشورہ اور ان سے مدد پانے کے لئے آتے رہے اور اپنے شکوک رفع کرتے اور مشکلات حل کرتے۔ اور سوالات کے جوابات پاتے رہے۔ بہت لوگ ایسے آئے جنہوں نے ان سے دعا کی درخواست کی صبح سے لیکر سارا دن سادھو جی کے پاس مردوں اور عورتوں کی گروہ کی گروہ آتی رہی۔

بدھ کے روز انہوں نے تین مرتبہ تقریر کی۔ ایک دفعہ تو بازار میں۔ اس میٹنگ کے بعد بہت سے ہندو ان کے گھر پر آئے۔ وہ گروہ بہ گروہ آتے رہے اور شام تک سادھو جی سے گفتگو اور سوالات بھی کرتے اور ان کے جوابات پاتے رہے۔ اسی رات کو سادھو جی نے اپنی آخری تقریر اور گفتگو کی۔ لوگوں نے بڑے اطمینان کے ساتھ سنا اور کسی قسم کا شور و شر نہ ہوا آخر میں الوداعی برکت دی گئی۔ مگر پھر بھی لوگ بیٹھے ہی رہے۔ اور لوگوں میں سے کسی کا جی نہ چاہتا تھا کہ

وہاں سے اٹھے۔ اس سنجیدہ موقع پر ہنود نے فیصلے کئے تحقیقات کی روح جیسی کہ اس وقت تھی ویسی کبھی نہ ہوئی تھی جیسی زندگی بسر کرنے اور ہندو رشتہ داروں اور دوستوں کے روبرو مسیح کی شہادت دینے میں مصمم ارادہ کرنے اور اپنی آزمائش خود کرنے میں بڑی بھاری جد و جہد تھی۔ ان تین دنوں کے عرصہ میں مسیحیوں اور ہندوؤں نے اپنے سارے کام چھوڑ دیئے۔ اور ان میٹنگوں میں مشغول رہے۔ بہت سے مزدوروں نے اپنی چار چار دن کی مزدوری اور اناج کے حصے بھی چھوڑ دیئے۔ سوموار سے جمعہ تک زمینداروں نے عین فصل کے وسط میں اپنا اپنا کام چھوڑ دیا تھا۔ بعض تو اپنی فصل کی نگرانی کے لئے چلے جاتے تھے۔ مگر اور لوگ سادھو سندر سنگھ جی کی تقریر سننے کے لئے برابر بیٹھے رہتے۔

جمعہ کی صبح کو چھ بجے مسیحیوں نے سادھو جی کو الوداع کہنا شروع کیا۔ اور دستور کے مطابق شہر سے کچھ دور تک سادھو جی کو چھوڑنے کے لئے روانہ ہوئے جہاں لوگوں نے پھر سادھو جی کو آخری الوداع کہا۔ اور اکٹھے انہوں نے مل کر دعا کی۔ سادھو جی تو وہاں سے روانہ ہو گئے۔ اور لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس آ گئے۔

بڑے دن کے اتوار کو قریب ایک بجے ایک بوڑھی عورت بیٹھی آگ جلا رہی تھی۔ کہ آگ اس کی پھونس کی جھونپڑی میں لگ گئی۔ اور اسی طرح دوسرے گھروں میں جا لگی حتی کہ دو سو آدمیوں کے گھروں میں آگ لگ گئی۔ اس موقع پر لوگوں کے پاس سال بھر کے اناج فراہم تھے۔ علاوہ اس کے ان کے بستر اور دیگر کپڑے تھے۔ غرضیکہ تمام ان کے اثاث البیت جل گئے۔ جونہی کہ آگ لگی گوروں کی تمام کلیسیا یکلخت آگ بجھانے دوڑی۔ اور لوگوں کے اسباب اور جانوروں کو جہاں تک کہ ان سے ہو سکا بچانے لگے۔ یہ سارا ماجرہ ایک گھنٹے سے بھی کم عرصہ میں ختم ہو گیا۔ اس ماجرہ سے ہمارے مسیحیوں میں سے بہتوں کو نقصان پہنچا۔ اس سہ پہر کو گوروں کی تمام کلیسیا نے بہ سرگرمی ایک ایلڈر کے چندہ جمع کرنا شروع کر دیا۔ تاکہ نقصان رسیدہ شخصوں کی مدد کی جائے۔ اور رات ہونے سے پہلے خاصہ چندہ ہو گیا۔ اور یہ رقم کلیسیا کے فنانشل بورڈ کے حوالے کی گئی۔ اور یہ رقم ہندوؤں اور مسیحیوں کے درمیان تقسیم کی گئی۔ اس تمام آزمائشوں میں مسیحیوں کی زبان پر ایک لفظ بھی شکایت یا کڑواہٹ کا نہیں آیا۔ یہ آزمائش اور نقصان ایک امتحان تھا جو عین کانفرنس مذکور کے بعد معرض ظہور میں آیا۔ اور اس کے بعد بعض لوگوں نے خداوند کے کام کے لئے ایک اور بڑا بھاری چندہ کیا۔

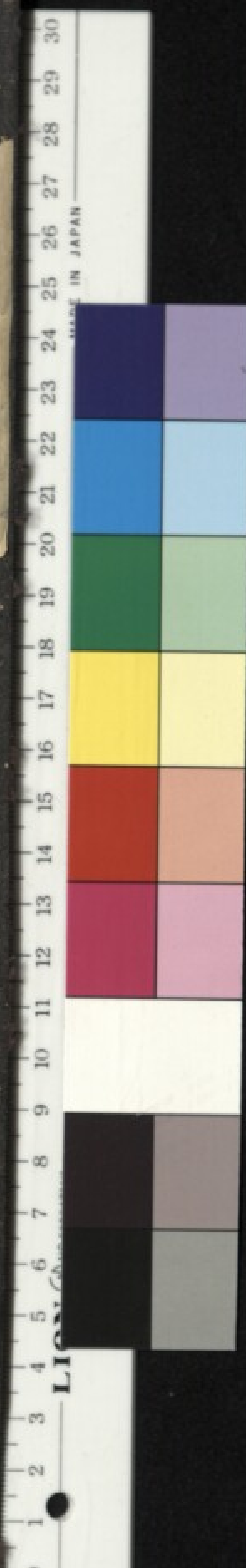
جو کیفیت اُس اتوار پر ظاہر ہوئی وہ بڑی حوصلہ افزا تھی۔ اس سے منکشف ہو گیا کہ خدا کی قدرت ان کے دلوں میں کام کر رہی تھی۔ کانفرنس مذکور کے بہت سے نتائج پیدا ہوئے۔ جس روز آگ لگی تھی اس کے بعد کے اتوار کی سہ پہر کو ۱۵ اشخاص کو بپتسمہ دیا گیا۔ اور کئی ایک آدمی کلیسیا میں داخل کئے گئے۔ ایک مشہور گنہگار عورت نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا اور وہ بھی کلیسیا میں داخل کی گئی۔ پس اس کانفرنس کے نتائج نہ صرف زمین ہی پر بلکہ آسمان پر بھی درج ہونے والے ہیں۔

اقوال المسیح

یوحنا ۱۴/۱۲

"بلکہ ان سے بڑے کام کرے گا۔"

یوحنا کی انجیل کے ۱۳ ویں باب کی آخری آیتوں میں مرقوم ہے کہ ہمارے خداوند مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ اے بچو میں تھوڑی دیر اور تمہارے ساتھ ہوں تم مجھے ڈھونڈو گے۔ اس پر پطرس نے اپنی عادت کے مطابق سوال اٹھایا کہ خداوند تو کہاں جاتا ہے یسوع نے پطرس کو جواب دیا کہ جہاں میں جاتا ہوں اب تو میرے پیچھے آ نہیں سکتا مگر بعد میں میرے پیچھے آئیگا۔ چونکہ یہ عبارت کہ بعد میں میرے پیچھے آئیگا موت کے معنی دیتی تھی۔ اور پطرس نے بھی اس کو یوں ہی سمجھا۔ بہ خاصکر مذکورہ بالا قول کہ ان سے بھی بڑے کام کرے گا مسیح کے شاگردوں کی خدمتی زندگی سے تعلق رکھتا تھا۔ لہذا اس قول کی صداقت کے ثبوت میں اعمال کی کتاب ۳ باب میں ایک جنم کے لنگڑے کا اچھا ہونا اس طرح مرقوم ہے کہ بوقت سہ پہر یوحنا اور پطرس ہیکل کو عبادت کے واسطے جا رہے تھے راہ میں ان کو ایک جنم کا لنگڑا بیٹھا ہوا ملا۔ جو راہگیروں سے بھیک مانگتا تھا۔ عادت کے مطابق ان سے بھی مانگا۔ پطرس نے کہا ہماری طرف دیکھ وہ بیچارہ کچھ ملنے کی امید پہ ان کی طرف دیکھنے لگا۔ تب پطرس نے کہا چاندی سونا تو میرے پاس ہے نہیں۔ مگر جو میرے پاس ہے وہ تجھے دیئے دیتا ہوں۔ "یسوع مسیح ناصری کے نام سے اٹھ اور چل پھر اور اس کا دہنا ہاتھ پکڑ کر اس کو اٹھایا۔ اور اسی دم اس کے پاؤں اور ٹخنے مضبوط ہو گئے۔" چونکہ یہ واقعہ ہمارے خداوند یسوع کے آسمان پر عروج فرمانے کے بعد واقعہ ہوا اس لئے ہم کو پھر لوٹنا پڑتا ہے مرقس کی انجیل کا ۱ باب ۲۹ سے ۳۱ آیت تک میں یسوع مسیح کا ایک معجزہ یوں درج ہے کہ جب یسوع پطرس کے گھر میں داخل ہوا تب معلوم ہوا کہ پطرس کی ساس بعارضہ تپ مبتلا ہے۔ اور تپ کی وجہ سے وہ نہایت کمزور ہو گئی تھی جب یسوع کو مریضہ کی بابت خبر دی گئی یسوع اس کی چارپائی کے نزدیک آیا۔ اور مریضہ کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور تپ اس پر سے اتر گئی۔ اور وہ ان کی خدمت کرنے لگی۔ چونکہ یہ معجزہ پطرس کے گھر میں پطرس کی ساس پر





پطرس کی آنکھوں کے سامنے کیا گیا۔ پس اسی سے ہم اس قول کی غایت کو پہنچ اور سمجھ سکتے ہیں کہ ان سے بھی بڑے کام کرو گے۔

یقیناً پطرس کے دل پر اُس کے اُستاد کی وہ حرکت اور طریقہ جو اُس نے اُس کی ساس پر ہاتھ رکھ کر اس کو شفا دینے میں دکھلایا۔ بعد مسیح کے عروج کے وہ تاثیر جو پطرس کے دل پر ہوئی جس کو روح القدس نے پطرس کی قوت متخیلہ میں یاد دلا کر دوبارہ اس کے ایمان کو یہاں تک جتا دیا کہ میرے اُستاد نے میری ساس کی تپ کو ہاتھ رکھنے سے دور کر دیا تو میں بھی اس لنگڑے کو اُسی کے نام سے اور ایمان کی طاقت والے ہاتھ سے چنگا کر کے یسوع کے نام کی تعریف کرا سکتا ہوں سو ایسا ہی کر دکھایا۔

ناظرین۔ یسوع نے پانچ روٹی اور دو مچھلیوں سے پانچ ہزار کو کھلا کر سیر کیا۔ پطرس نے اپنے دو وعظوں سے پانچ ہزار اشخاص کو روحانی خوراک کھلا کر مسیح میں شامل کرا دیا۔

خداوند چاہتا ہے کہ اس سال کی بشارت ہم کے وقت ہر ایک مبشر نیک سامری کی طرح کسی ایک گناہ کے زخمی کو ہاتھ پکڑ کر کلیسیائی سرائے میں لے آوے

تا اُس کی ہو تعریف۔

خادم۔ ایم سی نیوٹن گل۔

موسم سرما اب جاتی ہے

دھوپ کے متواتر نکلتے رہنے سے اب موسم ہیر پھیر کر رہا ہے۔ راتوں کو گو پالا بھی پڑتا ہے اور صبح سردی سخت ہوتی ہے۔ مگر آثار سے معلوم ہو رہا ہے کہ سردی بھاگنے کو تیار ہے۔ اور اب اُس کے بیرنگ چہل پہل صرف عارضی ہے۔ درختوں میں نشو و نما کا دور شروع ہو رہا ہے۔ ہاں اگر بادل اور ہوا سرد نہ ہو تو موسم اب بالکل صاف ہے۔ دھوپ نکلنے کے وقت پسینہ بھی آ جاتا ہے۔ اور گرم کپڑے اتارنے کو جی چاہتا ہے۔ مگر ابھی ذرا صبر کیجئے۔ گرم کپڑے نہ اتار دیجئے۔ یہ موسم کی نیرنگیاں ہیں۔ کل ہی اول آجاوے تو وہی زمہریر کا نمونہ پھر ہو جاویگا۔ ۱۶ فروری کو بسنت کے کھلنے پر نیا رنگ۔ نیا دور۔ نیا زمانہ ہوگا۔ خدا کرے ہم سب کو مبارک ہووے

رنگ دہر کے نمایاں است۔
فاعتبروا راشایاں است

راقم میر کریم الدین برق۔ از مجیٹھا ضلع امرتسر۔

دودھ گھی کی گرانی

(از قلم میر کریم الدین برق۔ از مجیٹھا ضلع امرتسر)

دودھ گھی کی اس قدر گرانی ہے۔
کہ لبن بن گئی یہ سب کہانی ہے

دودھ تھوڑا زیادہ پانی ہے۔
حلوائی بن گیا دشمن جانی ہے

اول تو وقت پر نہیں دیتا
پھر نرخ کی بھی کھینچا تانی ہے

کہے یہ تین سیر روپیہ کا لو۔
شل تغیر اس کی بانی ہے

بچے روتے ہیں کہتے ہیں آبا۔
بھوکا رکھنے کی تم نے ٹھانی ہو

ڈبل روٹی نہ روکھی کھائیں گے۔
دودھ کے بن نہیں تو کھانی ہے۔

چار پیسے کا چار تولے ملا
مرگئی اسپہ بھی آنکی نانی ہو۔

پانی ہی پانی کر کیا کرے تقسیم
لسّی اچار اب بنانی ہے۔

بچوں میں اس کے حصے کیسے کریں
تیری دانائی بھی تو کچھ سنانی ہے۔

برق گھی کا تو نہ پوچھو حال
تیل ہے چربی ہے یا کہ پانی ہے۔

تمام حقوق محفوظ ہیں۔

پادری طالب الدین مرحوم

بسنوت آزمائش کا مقابلہ

مسٹر طالب الدین سکول کی ختم کے بعد ۱۸۸۲ء میں ہی جگراؤں واپس آنے پر مجبور ہوئے اور آپ کی آمد پادری احمد شاہ صاحب کے اس وعدے کو پورا کرنے کے لئے بھی تھی جو انہوں نے طالب کے والدین سے کیا ہوا تھا۔

طالب کے والدین اپنے لخت جگر کی جدائی کے وقت نہایت رنج والم اور ناامیدی کے ساتھ کاٹ رہے تھے کہ اچانک اُن کو خبر ملی کہ محمد بخش پادری احمد شاہ کے گھر واپس آگیا ہے۔ یہ خبر بجلی کی طرح تمام رشتہ داروں اور دیگر محمدی صاحبان میں پھر گئی۔ اگلے روز کی صبح کو ایک جم غفیر پادری احمد شاہ کے مکان کے دروازہ پر موجود تھا۔ کوئی کچھ کہتا تھا اور کوئی کچھ۔ مگر سب کی متفق علیہ آواز یہی تھی کہ محمد بخش کو دے دو۔ ہم اسے ہرگز نہیں چھوڑینگے۔

پادری احمد شاہ صاحب نے ہر چند لوگوں کو سمجھایا مگر وہاں پر سننا کون تھا۔ آخر کار مسٹر محمد بخش بھی ظاہر ہوئے۔ والدین نے سنجیدگی سے کہا کہ اسے ملنے کے لئے ہمارے ساتھ بھیج دو۔ جب پادری صاحب نے

دیکھا کہ مناسب یہ ہے کہ اسے والدین کے ملنے کو اس کے ساتھ بھیجا جائے تو مسٹر طالب الدین کو اُن کے حوالے کیا۔ والد صاحب نے فوراً بچہ کو گلے لگایا۔ اور لوگوں کے ہمراہ شہر کو واپس ہوا۔

مسجد شریف میں آخری حاضری

پادری احمد شاہ صاحب کے احاطے سے عین کاری مسجد کے ساتھ ایک مسجد ہے۔ جو پرانی منڈی کے عین درمیان واقعہ ہے۔ اس مسجد میں شہر کے مسلم رئیس اور ایک ملاں حاضر تھے۔ کہ جب والدین اپنے مرتد کافر بچے کو پادری صاحب کے اختیار سے نکال لائیں تو پھر اُسے مسلمان بنائیں۔ یہ گروہ مسجد میں مسٹر طالب الدین اور اُس کے والدین کی واپسی کی راہ دیکھتا تھا۔ کہ مسٹر طالب الدین اپنے عزیز و اقارب کے ہمراہ اور دیگر تماشائیوں کے ساتھ مجبور دلگیر صورت سخت گناہگار بن کر کشاں کشاں مسجد شریف کی طرف چلا آرہا ہے۔ اس وقت آپ کی تسلی صرف اسی بات سے ہو رہی تھی کہ پادری احمد شاہ صاحب بھی بھیڑ کے ہمراہ تھے تا دیکھیں کہ طالب الدین کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔

اللہ کی شان ہے کہ مسجد کو کہ اس روز جیسے بھاگ لگے تھے وہ شاید کبھی پیشتر لگے تھے اور نہ آگے کو لگنے کی امید ہے۔ مسجد کی دیواریں اور صحن اور منڈی کا وہ حصہ جو مسجد کے قریب تھا۔ آدمیوں سے اٹا پڑا تھا۔ عین درمیان صحن میں شرفاء اور قاضی صاحب بیٹھے تھے۔ جن کے روبرو مسٹر طالب الدین کو لے جا کر کھڑا کر دیا گیا۔ بظاہر اب مسٹر طالب الدین کی رہائی کی کوئی صورت نہ تھی۔ ملاں صاحب نے لوگوں کا شور و غل خاموش کر کے مختصر سی تقریر کی اور پھر مسٹر طالب الدین کی طرف رجوع ہوئے۔ جب ملاں صاحب نے آپ کو کلمہ پڑھانا شروع کیا تو پادری احمد شاہ صاحب نے مجلس سے اٹھ کر کہا کہ طالب! میں جاتا ہوں کیا تم ان کے ساتھ رہنا چاہتے ہو۔ یا میرے ساتھ آنا چاہتے ہو؟

پادری احمد شاہ صاحب کا اتنا کہنا تھا کہ طالب لوگوں کے اندرونی دائرے کو کود کر پادری احمد شاہ صاحب سے جا لپٹا اور پکارا کہ میں آپ کے ساتھ جانا چاہتا ہوں طالب کا پادری صاحب کو لپٹنا تھا کہ چاروں طرف سے لوگوں نے پادری صاحب کو گھیر لیا اور پادری صاحب پر ہاتھ اٹھانا شروع کیا۔ پادری صاحب نے غصہ سے لوگوں کو ایک ایسی گھڑکی دی کہ لوگ بجائے خود ٹھہر گئے۔ پادری صاحب نے طالب کا ہاتھ پکڑا اور بھیڑ چیر کر کہنا شروع کیا۔ لوگ آپ کو رستہ دیتے گئے۔ اور پادری احمد شاہ اور مسٹر طالب الدین بھیڑ سے باہر نکلتے گئے۔ حتیٰ کہ سلامتی سے اپنے احاطے کے قریب آ گئے۔ مگر مسٹر طالب الدین کی والدہ روتی بلکتی ساتھ ساتھ ہی چلی گئی۔

دروازہ پر والدہ ماجدہ سے کلام

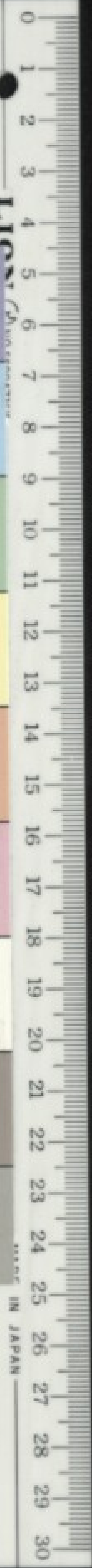
جب مسٹر طالب الدین نے خطرہ مذکورہ سے بے فکری دیکھی تو پادری احمد شاہ کے مکان کے احاطہ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر اپنی غمزدہ والدہ سے کلام کیا تاکہ اُسے تسلی دے۔ اور کہا کہ اماں میں مردہ تھا اب زندہ ہوں۔ اور تو دیکھے گی کہ خدا میرے ساتھ کیا کرتا ہے۔ یہ کہہ کر والدہ کو رخصت کیا اور خود پادری صاحب کے گھر میں چلا آیا۔ اور مسٹر طالب الدین کو ایمان کی جو فتح مذکور ملی۔ اس نے اُس کی مستقبل کی زندگی کے راستہ کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیا

سی بی سکول

امریکن مشن کا صوبہ پنجاب میں یہ ایک ہی لودھیانہ میں داخلہ سکول ہے جس کی بنیاد پہلے وقت رکھی گئی تھی کہ اس میں پنجاب کے مسیحیوں کے بچے تعلیم پا سکیں۔ شہر لودیانہ کے مشرقی گوشہ پر اس کی عالیشان دو منزلی دو عمارتیں فلک سے باتیں کر رہی تھیں سکول کی عمارتوں کے مقابل مشرق و مغرب سمت کو دو کوٹھیاں تیار تھیں جو اب تک موجود ہیں اور چاروں عمارتوں کے عین قلب میں بیل کا درخت لگا تھا۔ سکول کے پیچھے شمال کی طرف سکول کا باغ لگا تھا۔ یہ خوشنما سکول اپنی ساخت اور بناوٹ میں انوکھا اور شاہ ڈاکٹر ای۔ ایم ویری صاحب کے لطیف خیالات کا مجسمہ تھا جو ہمارے مرحوم پادری طالب الدین صاحب کی تعلیم و تربیت کے لئے پیشتر ہی سے تیار کیا گیا تھا۔

ڈاکٹر ویری کے اوصاف شریفانہ اور مسیحانہ کا ذکر خیر کرنا اس موقعہ پر بے جا نہیں ہے۔ آپ اُن بزرگ مشنری صاحبان کی خدمات و محنتوں کے بکھرے ہوئے ذروں کو مجموعی صورت دینے والے ہیں جو آپ سے پیشتر لودیانہ میں خدمات کر کے مسیحی آرام میں داخل ہو گئے تھے یا دوسری سٹیشنوں میں تبدیل ہو چکے تھے۔ آپ کو بالعموم پنجاب کے شرفاء اور بالخصوص پنجاب کے مسلمانوں سے گہرا اُنس رہا ہے۔ محمدی مذہب کے آپ خاص کر ماہر ہیں اور محمدی مذہب پر آپ بہت کچھ تحریر فرما چکے ہیں جس کے سبب سے آپ کا نام دنیا میں مشہور ہے۔ مزید براں آپ مسیحیت میں ایک مانے ہوئے عالم و فاضل ہیں۔ ہمدردی و دردمندی اور غریب پروری میں اپنی آپ ہی نظیر ہیں۔ مسٹر طالب الدین کی سرپرستی آپ ہی کے سپرد تھی۔ یہ ڈاکٹر ویری ہی تھے جنہوں نے ابتدا میں مسٹر طالب الدین کا ہاتھ پکڑا تھا اور سکول مذکور میں آپ کو داخل کرایا تھا۔

مسٹر طالب الدین کے ابتدائی دوست صرف پادری احمد شاہ اور ڈاکٹر ویری ہی نہ تھے۔ بلکہ آپکو



سکول نمبر کا جو پرنسپل ہادہ بھی دوستوں کا دوست اور طالبوں کا طالب علم تھا۔ اُن کا نام پادری جے۔ ایم کومر تھا۔ جس کا وجود معہ میم صاحبہ عام طور سے سکول مذکور کے لئے خدا کی رحمت تھا اور خاص طور سے مسٹر طالب الدین کے واسطے خدا کی حمایت و رہنمائی کا نشان وگراہ تھا۔ اگر ڈاکٹر ڈیری مسٹر طالب الدین کے لئے بجائے باپ کھڑا ہوا تھا تو پادری کومر اور مسز کومر صاحبہ بجائے والدین اور اُستاد کے تھے۔ جن کی محبت اور جن کے صبر اور جن کی تعلیم نے آئیوالی دنیا کو وہ شخص بنا دیا جسے آج ہم پادری طالب الدین کہتے اور جانتے ہیں۔ راقم۔ غلام مسیح

کریں یاد کس کس کو کس کس کو روئیں
ان آنکھوں نے دیکھے سماں کیسے کیسے

گزشتہ سے پیوستہ۔

کچھ مدت کے بعد آپ نے ظفروال کے ایک اور خانہ ان میں شادی کر لی اور پھر خوشی اور کامیابی سے خدمت میں لگ گئے۔

۱۹۰۷ء میں لائلپور کے مشن علاقہ میں ایک مسیحی مشنری کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ مشن نے مناسب سمجھا کہ پادری صاحب کو ادھر تبدیل کیا جائے۔ اب آپ اس سال سے لے کر اپنے آخری ایام تک اسی علاقہ میں خدمت کا کام انجام دیتے رہے ہیں

اس علاقہ میں آپ نے سولہ برسوں کے عرصہ میں مسیحیوں اور غیر مسیحیوں میں ایک ایک گاؤں میں مسیح اور اُس کی عجیب نجات کو پیش کیا ہے۔ اور آپ کسی گاؤں میں چلے جائیں وہاں ہر ایک شخص اُن کے نام نامی سے واقف ہوگا۔ مسیحی لوگوں کی روحانی بہتری اور بہبودی ہمیشہ ان کے مد نظر تھی۔ اچھوت قوموں سے گاؤں کے گاؤں آپ کے ہاتھ سے مسیحی شدہ ہیں

خاص لائلپور شہر میں آپ وقت اور بے وقت کئی ڈھنگ سے منادی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ کبھی بازار میں اگر اپنے نجی کے کام کے لئے جاتے تھے تو ضرور بائبل کے حصے خصوصاً امثال کی کتاب ساتھ لیا کرتے تھے۔ اور سودا خریدتے وقت اُن کو بیچا کرتے اور دینی گفتگو میں مشغول رہتے تھے۔ قصائی کی دوکان بزاز کی دوکان دودھ کی دوکان غرض جس دوکان پر ان کو کام ہوتا تھا۔ وہی دوکان اُن کے لئے منادی کی جگہ بنجاتی تھی۔ نہ صرف یہ بلکہ ان کے ساتھ ایک مسیحی بوٹ فروش رہا کرتا ہے۔ اس کے ایک چھوٹے سے لڑکے کو پادری صاحب نے ایسا سکھا رکھا تھا کہ وہ بازار میں کھڑے ہوکے کہا کرتا تھا کہ سنو لوگو۔ شراب مت پیو۔ اگر پیو گے تو برباد ہو گے اور تمہارے بیوی بال بچے بھوکے مرینگے اور پھر امثال کی کتاب ہاتھ میں لے کر یہ کہا کرتا تھا کہ اس کی قیمت فقط دو پیسے ہے۔ اس میں یہ بیان ہے۔ اس طرح ان کی کتابیں ہاتھوں ہاتھ بک جاتی تھیں۔ اور ان سے بہت فایدہ ہوتا تھا۔

پادری صاحب باتوں کی یادداشت رکھنے میں بہت ماہر تھے۔ چنانچہ کتابوں کی کتابیں اُن کے ہاتھ کی لکھی ہوئی موجود ہیں۔ آپ تصاویر کے جمع کرنے والے تھے۔ چنانچہ کئی قسم کی تصاویر اخباروں وغیرہ سے نکالکر اُنہوں نے کئی کتابوں میں جمع کی ہوئی تھیں۔ اور گھر میں یا باہر گاؤں میں یا شہروں میں جہاں کہیں اُن کو موقعہ ملتا تھا۔ آپ لوگوں کو وہ عجیب مجموعہ تصاویر دکھاتے۔ اور ساتھ ہی منادی کیا کرتے تھے۔ غرض اُن کا کھانا اور پینا یہ معلوم ہوتا تھا کہ خدا کی مرضی اس ایک حکم میں بجالائیں کہ تم جاکے ساری قوموں میں انجیل کی منادی کرو۔

اُن کی زندگی کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے خاص طور سے اس کام کے لئے اُنکو چنا تھا اور اپنی چالیس سالہ خدمت میں جو آپ نے مخصوص شدہ خادم ہونے کی حیثیت میں کی آپ کا ہر وقت یہی مقصد تھا کہ آپ مسیح اور اُس کی صلیب کی منادی کریں۔ آپ اپنے بڑھاپے میں محسوس کرتے تھے کہ آپ نے زندگی کی دوڑ کو تقریباً طے کر لیا ہے۔ اور اب زندگی کا تاج اُن کے لئے آسمان پر رکھا ہے۔ اور ہمیں کامل یقین ہے کہ نہ صرف اُن کو وہ تاج زندگانی حاصل ہوگا بلکہ اُس میں ہزاروں چمکتے ہوئے ہیرے ہوں گے۔ جو اُن کی روحیں ہونگی جنکو وہ اپنے ذریعہ سے مسیح کے قدموں پاس لائے۔

جب سے میں نے حال ہی کے دو تین بزرگ خادم الدینوں کے گذر جانیکی بابت سُنا ہے میں یہ سوچتا ہوں کہ پنجاب کی کلیسیا میں یکے بعد دیگرے خادموں کی جگہ خالی ہوتی جاتی ہے۔ اور کیا دشمن کے خلاف صف آرائی کرتے وقت ایسے ایسے ایمان کے بہادر ان کی جگہ خالی رہے۔ کیا ہمارے نوجوان خصوصاً اسبات کو محسوس نہیں کرتے کہ قدرتی طور پر یہ ذمہ واری آجکل کے مسیحی نوجوانوں پر پڑتی ہے۔ کاشکہ خدا ہتوں کو بلائے کہ ان بزرگوں کی جگہ پر کریں اور مسیح کے آخری حکم کو پورا کرنے کے لئے آگے بڑھیں اور بزرگوں کی جگہیں ہو کر خدا باپ کی خدمت کریں۔

فقط۔ راقم۔ وزیر چند لائلپور

سہارنپور کنونشن

سہارنپور کنونشن ۲۴ سے ۲۹ اپریل ۱۹۱۸ء میں ہوگی۔ کنونشن کا مضمون یہ ہوگا۔ "کلیسیائے ہند کے لئے ریوایول کی ضرورت"۔ دوسری اطلاعیں بعد میں شائع ہونگی۔ المشتہر:۔ مس۔ ای۔ موریس سکرٹری کنونشن کمیٹی۔ سہارنپور

دمہ کا شرطیہ علاج ۵ر

بہت لوگ کہتے ہیں کہ دمہ دم کیساتھ جاتا ہے پر آپ ذرا شک نہ کریں۔ دمہ کا شرطیہ علاج میرے پاس ہے۔ جس وقت دورا ہو۔ ہانپا اور دم گھٹ کر جان نکل جانے کی دیر ہو تو اس دوا کی دو خوراک کھائیے اور خدا کا شکر کریئے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ صرف ۸؍

خوش ذائقہ گولیاں۔

جو عمدہ چورن کا کام دیتی ہیں۔ قبض دائمی کو دور کرتی ہیں۔ ہاضم طعام اور مخارج ریح ہیں قیمت ایک ڈبیہ ۱۰۰ گولیوں کی ۸ر

مشہور دستی بواسیر

صرف ایک ہفتہ کے استعمال سے مسےسوکھ کر جاتے ہیں اور پھر کبھی نہیں ہوتی قیمت ۸؍

المشتھر ڈاکٹر ای۔ این۔ او بیڈ ایلہ ڈاکخانہ لکھن پور۔ سرگجہ۔ سی۔ پی

رسید زر

مسٹر این بی ہملٹن	ے
ماسٹر جیون لال	ے
پادری عیلے داس	ے
منشی بوٹے خاں	۱۳ر
پادری جے۔ ایف۔ جونس اشتہار	[illegible]
ریورنڈ پادری ٹی۔ ڈ اشتہار	[illegible]
ڈاکٹر آر۔ جے۔ ایچ کاکس "	ے
مس۔ این گھوس	۱۴ر
نانک چند ویدی	ے
بی۔ گلبرٹ	ے
ڈاکٹر ایف پائن	عہ
ڈی سمتھ	ے
جلال مسیح	ے
پادری ایچ بی گولڈ سمتھ	ے
مس اے ٹرنگ اشتہار	[illegible]
پادری جے رٹیمین	ے
مسٹر پی تھارن ہالی	۸ر
بابو بکھیڑ پال	ے
ڈیوڈ حوالدار	[illegible]
پادری جے سی۔ ایس۔ یکو	ے
مسٹر لدہال	ے
بابو پیراں دتا۔	ے

کرسچن بک سٹور لودیانہ

یہاں ہر قسم کی مسیحی علم ادب کی کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اردو فارسی زبانوں میں امریکن ٹرکٹ سوسائٹی۔ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی اور کرسچن لٹریچر سوسائٹی کی طرف سے شائع ہوتی ہیں۔ فہرست کتب کے لئے درخواست بحضور مینیجر پادری ای۔ ایم ویری صاحب۔ لودھیانہ پنجاب

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک	[illegible]
ہندوستان و پنجاب سے مع "	ے
غیر ممالک سے " "	۱۳ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاوے گی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	ماہی	ششماہی	سالانہ تمام
کالم کا ⅛	۸ر	ے	لعہ
چوتھائی کالم	ے	لعہ	عہ
نصف کالم	لعہ	عہ	[illegible]
پورا کالم	عہ	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	۱ [illegible]

برائے نقد کیلئے فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا۔

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام

حرفتی کارخانہ۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے۔ مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۳ء سے صرف مڈل تک کی جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے خرچ خوراک اور فی طالبعلم علاوہ فیس جماعت ماہوار فی طالبعلم مدارس کی طرح متفرقات فیس کتب سٹیشنری علاوہ ہے جسمانی کے طالبعلم ہائے حصول تعلیم شام کے بعد مشن سکول میں حاضر ہوتے ہیں سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی وغیرہ مناسب قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن رکشا کر کے رل کریم وغیرہ بھی تیار ہو سکتے ہیں۔ کرو کرنل فی عہ سے عہ تک جن رکشا اعہ سے ا[illegible] مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے اس کے متعلق وسیع اور عمدہ اور بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے خوش وضع حوض اور عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید براں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں

المشتھر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی ایڈیٹر و مینیجر نورافشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام دائیل براؤن چھپا